حافظ محمد موسیٰ رنگونی *

مفتی اعظم برما محمود داؤد یوسفؒ

مفتی اعظم برماؒ کی مختصر سوانح:

مفتی اعظم برما مفتی محمودؒ ۱۹۱۶ء میں برما کے دارالحکومت رنگون میں پیدا ہوئے اور پانچ سال کی عمر میں ابتدائی دینی تعلیم مولانا عبدالحمید شاہجہانپوریؒ سے حاصل کی اس کے بعد اردو اور انگریزی کی تعلیم مدرسہ راندیریہ میں حاصل کی پانچ کلاس تک انگریزی پڑھ کر ۱۹۲۹ء میں بغرض عربی تعلیم مدرسہ مظاہر العلوم تشریف لے گئے تھے اور وہاں انہوں نے ابتدائی جماعت سے لے کر دورۂ حدیث تک کا درس حاصل کیا اور ان اکابرین سے درس پڑھنے کا ان کو اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مولانا عبداللطیفؒ ، مولانا اسعد اللہؒ مولانا عبدالرحمانؒ کامل پوریؒ مولانا منظور احمدؒ مولانا عبدالخالقؒ مولانا احمد نورؒ مولانا زکریا قدوسیؒ مولانا اکبر علیؒ مولانا امیر احمدؒ ان کے علاوہ حضرت حکیم الامتؒ سے تبرکاً شرح وقایہ کا بھی کچھ سبق پڑھا تھا اور حکیم الامتؒ نے ان کی تجوید کی سند پر اپنے دستخط بھی کئے تھے ساتھ ہی اس وقت کے اکابرین خصوصاً مفتی کفایت اللہؒ مولانا شاہ عبدالقادرؒ مولانا الیاسؒ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ اور حضرت میاںؒ وغیرھم کی ان پر خصوصی توجہ، محبت، اور شفقت تھی اور ان کی دعائیں آپ کے شامل حال رہیں۔ مفتی محمودؒ ۱۹۳۵ء میں مظاہر علوم سہارنپور سے فارغ ہوئے تھے اور ۱۹۳۶ء میں ایک سال مدرس کی حیثیت سے مظاہر علوم میں درس بھی دیا تھا اور اسی سال ان کی شادی اپنے چچا کی لڑکی سے ہوئی۔ شادی کے بعد اپنے شفیق استاد حضرت مولانا عبدالرحمان کامل پوریؒ کے ہمراہ حج بیت اللہ تشریف لے گئے تھے، حج بیت اللہ سے واپسی کے بعد ان کے والد ماجدؒ نے اس وقت کے مقتدر علماء کرام مولانا اسعد اللہؒ مولانا عبدالخالق، مفتی مرغوب احمدؒ اور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ وغیرہم کے مشورے اور تائید سے ناموے سروتی سنی قبرستان (رنگون) کے جنوبی جانب ایک الگ زمین پر دارالعلوم کی بنیاد رکھی تھی، اللہ کے فضل و کرم اور اکابر ملت کی دعاؤں کے طفیل آج اس جامعہ کو قائم ہوئے تقریباً ساٹھ سال سے زائد ہو گئے ہیں اور بحمد للہ آج بھی اس کی تعلیم جاری ہے اور یہاں سے ہزاروں طلباء فارغ ہو کر اندرون و بیرون ملک اس بحر علوم کے فیض سے تشنگان علم کو سیراب کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تا قیامت سیراب کرتے رہیں گے۔ تقریباً ۵۵ سال سے زائد

---

* متعلم جامعہ عربیہ دارالعلوم ناموے رنگون ، برما

عرصے تک حضرت مفتی صاحبؒ جامعہ دارالعلوم کے مہتمم وسرپرست رہے اور خود درس وتدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے، خصوصاً ان کو تفسیر حدیث اور فقہ سے لگاؤ تھا، راقم الحروف نے بھی حضرت مفتی محمودؒ سے جلالین شریف کا درس پڑھا تھا، ساتھ ہی حضرت مفتی صاحبؒ برما کے سب سے بڑے مسلمانوں کے ادارے جمعیت علماء اسلام برما کے صدر بھی تھے یہ ادارہ ملک برما میں سب سے زیادہ معتبر اور مقبول عام تھا اور مسلمانوں کے اکثر مسائل کو حل کرنے میں سرفہرست تھا خصوصاً رؤیت ہلال رمضان وعیدین کے چاند کے متعلق تمام فیصلے حضرت مفتی صاحبؒ اپنی قائدانہ صلاحیتوں سے بحسن خوبی انجام دیتے تھے، درس وتدریس واداروں کی ذمہ داریوں کے باوجود حضرتؒ نے اصلاحی تعلق بھی قائم فرما رکھا تھا۔ حضرت حکیم الامتؒ سے تو طالبعلمی ہی کے زمانے میں بیعت سے سرفراز ہوئے تھے ان کے علاوہ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ ، مولانا محمد موسیٰ مہاجر مدنیؒ وغیرہم نے بھی انہیں بیعت وخلافت سے نوازا تھا۔ یہ ان بزرگوں ہی کی دعائیں تھیں جن کے طفیل حضرت مفتی صاحبؒ سے اللہ رب العزت نے دین کی بڑی بڑی خدمتیں لیں اللہ تعالیٰ حضرت مفتی اعظم برماؒ کی مغفرت فرماویں، اور ان کے درجات کو بلند فرماویں۔

حضرت مفتی محمودؒ کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ محترمہ اور ایک بیٹا ڈاکٹر سلیم (مقیم حال سعودی عرب) بقید حیات ہیں ان کا ایک اور لڑکا محمد خالد حضرت مفتی صاحبؒ کی زندگی میں ہی انتقال کر چکا تھا اس کی چند بیٹیاں ہیں۔

حضرت مفتی محمودؒ کا وصال ۷ صفر ۱۴۲۴ھ بروز منگل صبح دس بجے ہوا اور اسی دن عشاء کی نماز کے بعد جامعہ دارالعلوم ناموے رنگون کے متصل سورتی سنی قبرستان کے احاطے میں ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی اسکے بعد ان کو یے دے قبرستان میں پرہجوم اشکبار مسلمانوں نے سپرد خاک کر دیا۔

اسلام کا نظام اکل و شرب و فلسفہ حلال و حرام

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

امام ترمذی کی جامع السنن یعنی ترمذی شریف کے ابواب الاطعمۃ والاشربۃ کی نہایت موثر، دلنشین شرح، جدید عصری معلومات کی روشنی میں اسلام کے نظام اکل وشرب کے منفرد خصوصیات اور اسلام کے فلسفہ حلال وحرام پر اچھوتے انداز میں بحث۔

ضبط وترتیب : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

صفحات: ۴۵۰ قیمت -/۲۰۰ روپے